پریشانیوں کا علاج

مولانا احسان شائق

اس وقت دنیا میں ہر شخص طرح طرح کے غموں اور پریشانیوں سے دو چار ہے۔ کہیں شادی نہ ہونے کی پریشانی، کہیں میاں بیوی کے درمیان نا اتفاقی کی پریشانی، کہیں اولاد کے نافرمان ہونے کی پریشانی، کہیں نئے امراض کے شکار ہونے کی پریشانی، کہیں افلاس اور تنگی کی پریشانی، کہیں زلزلہ، کہیں سیلاب اور قحط سالی کی پریشانی، نسلی اور لسانی فتنے فساد کی پریشانی، کہیں چوری اور ڈکیتی کی پریشانی۔

غرضیکہ ہر طرف خوف وہراس، بدامنی اور شر وفساد کی گرم بازاری نے انسانی زندگی کو معطل کر دیا اور ہر شخص کے دل ودماغ کو مفلوج کر دیا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ آخر ان تمام پریشانیوں سے بچنے کا کیا راستہ ہے؟ ان پریشانیوں اور مصائب سے بچنے کے لیے ایک تو ہماری سوچ ہے۔ کوئی سوچتا ہے کہ ہماری حکومت کی خرابی ہے۔ لہٰذا فوری طور پر حکومت تبدیل کرو اور اس کے لیے تن من کی بازی لگا دیتے ہیں، لیکن کئی حکومتیں تبدیل کر کے دیکھ لیں مگر مسئلہ جوں کا توں رہ جاتا ہے، کوئی سوچتا ہے کہ اس کا حل مزاروں اور درگاہوں کا طواف کرنا اور اس پر منت چڑھانا ہے اور اس میں اپنا جان ومال لٹا دینا ہے لیکن مسئلہ پھر بھی حل ہوتا نظر نہیں آتا، پریشانی بجائے کم ہونے کے اور بڑھ جاتی ہے۔

میں آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مالک کائنات، خالق دو جہاں، مسبب الاسباب جو تمام مصائب اور پریشانیوں کا پیدا کرنے والا اور جن کو تمام پریشانیوں کے دور کرنے پر مکمل قدرت حاصل ہے، اس مالک حقیقی نے ان مصائب اور آلام کا کیا سبب بیان فرمایا ہے؟ اور ان مصائب اور پریشانیوں سے بچنے کا کیا نسخۂ کیمیا تجویز فرمایا ہے؟

اگر ہم اس سلسلہ میں قرآن وحدیث کا مطالعہ کریں تو تمام تکالیف کا ایک ہی سبب نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے مسبب الاسباب، خالق کائنات، رب کریم کو ناراض کر رکھا ہے۔ ہماری حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے ہم نے یہ عزم کر رکھا ہو کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کی مخالفت کرنی ہے۔ کہلاتے تو ہم سب مسلمان

ہیں، مگر عملی میدان میں ہم نے سر سے پاؤں تک کہیں اسلام کو جگہ نہیں دی۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، چال چلن، وضع قطع، تہذیب وتمدن، شادی بیاہ اور زندگی کے دیگر معاملات اسلامی احکامات اور روایات سے بہت دور ہیں۔ ہر شعبہ زندگی میں مغربیت کی پیروی کی لعنت ہم پر مسلط ہے، ہم انہیں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، اسلام صرف نام کا بطور لیبل کے رہ گیا ہے اور ہم ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے رہتے ہیں۔ پھر ہم چین وسکون اور آرام وراحت کے بھی خواہاں ہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض بھی کریں اور راحت وسکون بھی حاصل ہو؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جب تک مجھے ناراض رکھو گے، میں چین وسکون تمہارے قریب آنے نہیں دوں گا۔ تمہیں طرح طرح کے عذاب، پریشانی اور مصائب میں مبتلا رکھوں گا اور یہ دنیا میں بطور عبرت کے ہوگا اور اگر عبرت حاصل کر کے نافرمانی سے باز آ گئے تو ٹھیک ہے، ورنہ آخرت میں عذاب الیم میں مبتلا کروں گا، جو کہ دائمی اور ابدی ہوگا۔

چناں چہ ارشاد باری ہے:

ترجمہ: ''اور جو شخص میری اس نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کے لیے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا کہ اے میرے رب! آپ نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا، میں تو آنکھوں والا تھا؟ ارشاد ہوگا، ایسے ہی تیرے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے، پھر تو نے ان کا کچھ خیال نہ کیا اور ایسے آج تیرا کچھ خیال نہ کیا جائے گا اور اسی طرح اس شخص کو سزا دیں گے جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور بڑا دیرپا''۔(20-127)

ترجمہ: ''اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے کاموں سے اور بہت سے تو وہ درگزر ہی کر دیتا ہے۔''(42-30)

اس آیت میں بھی یہی ارشاد ہے کہ اکثر بداعمالیوں سے تو وہ دنیا میں درگزر ہی فرما دیتے ہیں، دنیا میں جو مصائب نظر آرہے ہیں وہ بعض گناہوں کی پاداش ہے، اس کے باوجود دنیا میں اتنے مصائب، اتنی آفات، اتنی پریشانیاں، اس سے اندازہ لگائیں کہ ہمیں جتنی پریشانی ہے اس سے ہمارے گناہ ہزاروں درجے زیادہ ہیں۔

ترجمہ: ''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں، تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے، تا کہ وہ باز آجائیں۔''(30-41)

فائدہ: اس آیت میں صریح فیصلہ مذکور ہے کہ بحر وبر یعنی سمندر اور خشکی میں آنے والی تمام آفات انسانوں کی بداعمالیوں کی پاداش ہے، پھر فرمایا کہ یہ پوری سزا نہیں بلکہ نمونہ ہے۔ پوری سزا آخرت میں ملے گی۔

دنیا میں آفات ومصائب کے طوفان دیکھ کر اندازہ لگائیے کہ یہ مصائب، جب کہ پوری سزا نہیں تو بداعمالیوں او رگناہوں کی طغیانی کس حد تک ہے اوران کی سزا کا کیا عالم ہوگا؟

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

ترجمہ:''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت اور قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے قبل دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہوجاتا ہے۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ:''گناہ سے بچ۔ کیوں کہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی کا نزول ہوتا ہے۔'' (مشکوٰۃ)

فائدہ: آج کل جس قدر انسانوں کی بداعمالیوں بڑھتی جاتی ہیں اسی قدر مصیبتیں بھی بڑھتی ہیں، کسی جماعت یا فرد سے مصیبتیں اس وقت تک رفع نہیں ہوں گی جب تک کہ اللہ کی فرماں برداری نہ کی جائے اوراس کے جناب میں عاجزی کے ساتھ نہ گڑگڑایا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہوجاؤ اور خدا نہ کرے کہ تم مبتلا ہوجاؤ (گو پانچ چیزیں بطور نتیجہ ضرور ظاہر ہوں گی، پھر ان کی تفصیل فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل پڑیں گی جو ان کے باپ دادوں میں کبھی نہیں ہوئیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے گی تو قحط اور سخت محنت اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعہ ان کی گرفت کی جائے گی اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ روک لیں گے، ان سے بارش روک لی جائے گی (حتی کہ) اگر چوپائے (گائے، بیل، گدھا، گھوڑا وغیرہ) نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑے گی خدا ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط فرمائے گا، جو ان کی بعض مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرلے گا اور جس قوم کے بااقتدار لوگ اللہ کی کتاب کے خلاف فیصلہ دیں گے اور احکام خداوندی میں اپنا اختیار وانتخاب جاری کریں گے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث پاک میں جن گناہوں اور معصیتوں پر ان کے مخصوص نتائج کا تذکرہ فرمایا ہے اپنے نتائج کے ساتھ اس زمین پر بسنے والے انسانوں میں موجود ہیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس حدیث سے نصیحت حاصل کریں اور گناہوں سے مکمل احتراز کریں۔

جس طرح ہمیں قرآن وحدیث کے ان واضح ارشادات سے تمام مصائب وتکالیف کے اسباب حقیقی

انسان کی بداعمالیوں، احکام خداوندی سے روگردانی، دنیا طلبی، آخرت سے بے فکری معلوم ہوئے، اس طرح قرآن وحدیث نے تمام مصائب وتکالیف سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا، جس کو اختیار کر کے ہم روزمرہ کی زندگی میں خوف وہراس، افلاس، تنگی، شر وفتنہ اور بدامنی کے کڑوے گھونٹ نگلنے کے بجائے دنیا اور آخرت میں چین وسکون، آرام وراحت کی زندگی گزار سکیں۔ وہ راستہ یہ ہے کہ ہم اپنی بداعمالیوں کو چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ سے خوب توبہ اور استغفار کریں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام معلوم کر کے ان کے مطابق زندگی گزاریں اور اسلام کو ہر شعبہ زندگی کے لیے مکمل اور بہترین سمجھ کر اس کی اشاعت اور سربلندی کے لیے تن، من، دھن کی بازی لگا دیں۔

غرضیکہ اگر ہم نے تمام گناہوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا، فکر آخرت پیدا کر لی اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخرت میں تو خوش گوار زندگی عطا فرمائیں گے اس کے علاوہ دنیا میں بھی چین، سکون، آرام وراحت کی وہ خوش گوار زندگی دیں گے جو گناہ گاروں کو کبھی خواب میں بھی نصیب نہ ہو۔

چناں چہ ارشاد باری ہے:

ترجمہ: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے، خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کے لیے خوش حالی اور نیک انجامی ہے۔'' (13-29)

فائدہ: اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ خواہ مالی پریشانی ہو یا جسمانی، کوئی مرض ہو یا کوئی دشمن مسلط ہو یا کوئی حادثہ ہو، کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی ہو، سب پریشانیوں کا علاج اس مالک کو راضی کرنا ہے، اس لیے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

ترجمہ: ''جو شخص کوئی نیک کام کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو بالطف زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے۔'' (16-97)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر آپ دو کام کر لیں، ایمان ہو، اعمال صالحہ ہوں، ان پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ یقیناً یقیناً پرسکون زندگی عطا فرمائیں گے۔ اس آیت میں تین تاکیدیں ہیں لام تاکید۔ نون ثقیلہ اور قسم، لام تاکید جواب قسم پر داخل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ جس نے ہمیں راضی کر لیا اسے ہم یقیناً یقیناً ہر پریشانی سے نجات دیں گے اور پرسکون زندگی عطا فرمائیں گے۔

ترجمہ: ''اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور گناہوں سے پرہیز کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی، تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔'' (7-92)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اطاعت سے طرح طرح کی برکت ہوتی ہے۔

ترجمہ: ''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہے۔''

ترجمہ: ''جو شخص اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا۔'' (4-25)

حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ترجمہ: ''جو شخص استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی عطا فرما دیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔'' (احمد وابوداؤد)

فائدہ: ان آیات اور احادیث میں مصائب اور آفات سے نجات کا طریقہ اور پریشانیوں کا علاج گناہوں سے توبہ واستغفار اور تقویٰ بیان فرمایا ہے۔

اشکال: کسی کو میری باتوں سے شبہ ہو سکتا ہے کہ اگر واقعی تمام مصائب اور تکالیف کا سبب انسان کی بداعمالیاں ہیں تو ہم تو بہت سے ایسے لوگوں کو بھی مصائب میں مبتلا دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہیں کرتے اور ہر وقت توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں زندگی گزارتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ واقعی ظاہری طور پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے برگزیدہ، نیک بندے بھی مصائب وتکالیف میں مبتلا نظر آتے ہیں، لیکن حقیقت میں ان کو ان ظاہری تکالیف میں بھی وہ راحت وسکون محسوس ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو کبھی خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر جو تکلیفیں آتی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب اور رفع درجات کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ تو اللہ والوں کی نظر بجائے تکالیف کے ان وعدوں پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کو عین تکلیف کے وقت راحت وسکون محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اسباب اور نسخہ میں کوئی اشکال نہیں رہا۔

افسوس ہے کہ آج مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے ایسے صریح ارشادات پر بھی اعتماد نہیں۔ یا اللہ! ہم سب کے قلوب میں وہ صلاحیت عطا فرما کہ تیری ذات پر ہمارا اعتماد بحال ہو جائے۔ ہمارے قلوب کے زنگ کو دور کر دے۔ ہماری بے اعتمادی کو اعتماد سے بدل دے، جن لوگوں نے جن گناہوں کے بارے میں یہ طے کر رکھا ہے کہ نہیں چھوڑیں گے ان گناہوں کے بارے میں ان کے قلوب کی کیفیت بدل دے، ہمیں عزم وہمت عطا فرما، فکر عطا فرما، بلند ارادہ عطا فرما۔ تو ہی توفیق عطا فرما، ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ.

☆☆......☆☆